شیخ راحیل احمد
سابق امیر جماعت احمدیہ (جرمنی)

میں قادیانی سے مسلمان کیوں ہوا؟

دو دن قبل اس ناچیز کو برادرِ محترم عبیداللہ صاحب نے انٹرنیٹ کے ذریعے مولانا منظور چنیوٹی صاحب کا حکم پہنچایا کہ چناب نگر میں ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی دن کی یاد میں منعقد ہونے والی ''ختم نبوت کانفرنس'' کے شرکاء کے سامنے بیان کرنے کے لیے اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ لکھ کر بھجوادوں۔

اس وقت ایک طرف نظر اپنی تہی دامنی اور سیاہ کاریوں پر پڑی تو دوسری طرف اس غفور الرحیم کی بے انتہا نوازشوں پر، دل سے آواز اٹھی کہ اللہ بے نیاز ہے، میری خطاؤں سے اور مجھے ڈھانپ رکھا ہے، اپنی عطاؤں سے۔ اتنے بڑے بڑے بزرگانِ دین وعلماء کرام کے پر مغز وروح پرور ارشادات کے درمیان اس جاہل، بے علم و بے عمل کا واقعہ قبول اسلام و پیغام پڑھ کر سنایا جائے گا۔ یقیناً یہ اللہ ہی ہے جو عزت دیتا ہے۔ یہ جو مجھے اور میرے خاندان کو قبول اسلام کی سعادت ملی ہے، اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں اور کوئی حصہ نہیں بلکہ قرآن پاک کی ابدی صداقت ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہی ہے جو جس کو چاہتا ہے ہدایت کے نور سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ خدائے واحد لاشریک نے ہمیشہ مجھ پر فضل کیا ہے لیکن اب سب فضلوں سے بڑھ کر مجھ بے مایہ پر کیا کہ میں جس نے قادیانیوں کے گھر آنکھ کھولی اور قادیانیت میں تیسری چوتھی نسل تھی اور خالص قادیانی ماحول سدھایا گیا۔ قادیانیت میں بندہ پرورش نہیں پاتا بلکہ سدھایا جاتا ہے۔ ربوہ میں تعلیم پائی اور عمر بھر مختلف عہدوں پر فائز رہا اور ۵۶ سال کی عمر میں، خدائے پاک مجھے ظلمت سے نکال کر روشنی میں لایا۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا فضل یہیں پر نہیں رکتا بلکہ میرے ساتھ میرے خاندان کے مزید ۹، افراد کو بھی محمد ﷺ کے ہاتھوں کی جلائی ہوئی شمع کی روشنی میں لابٹھاتا ہے اور اپنے حبیب کے صدقے مجھے میرے خاندان کے ساتھ قبول حق کی توفیق دی۔ الحمدللہ ۱۹۶۶ء کی بات ہے کہ کراچی میں میری واقفیت ایک بہت پیارے اور نیک انسان سے ہوئی اور یہ واقفیت وقت کے ساتھ ساتھ گہری اور بے لوث دوستی میں ڈھلتی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ دوست کہنے لگے کہ دیکھو یار! مسلمان ہوجاؤ یا پھر مجھے بھی قادیانی بنالو۔ بات مذاق میں ٹل گئی۔ لیکن میرا وہ پیارا بھائی مذاق نہیں کر رہا تھا بلکہ سنجیدہ تھا۔ آخر طے پایا کہ ہم کچھ عرصہ کے بعد اکٹھے بیٹھیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ دلیل سے بات کر کے کسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ غلطی خوردہ بھائی سعید فطرت ہے۔ میرے پاس سچائی ہے، جب بھی بیٹھیں گے میں منٹوں میں اس کو قائل کر کے احمدی بنالوں گا۔ بلکہ عالم تصور میں اس کو احمدی کے طور پر دیکھنا

بھی شروع کر دیا اور اس وقت کے مربی کو بھی کہا کہ جلد ہی آپ کو خوشخبری دوں گا لیکن قدرت میری اس نا سمجھی پر اس وقت یقیناً ہنس رہی ہوگی کہ اس کے مقدر میں کیا لکھا ہے اور یہ کیا سوچ رہا ہے ہمارا یہ پروگرام کسی نہ کسی وجہ سے کل پر ٹلتا رہا۔ پھر میں کراچی چھوڑ کر چناب نگر (اس وقت ربوہ) آ گیا۔ اور وہ پروگرام بظاہر وہیں رکا رہا مگر میرے اس عزیز بھائی کے ذہن میں زندہ رہا ہم پھر اس طرح اکٹھے نہیں بیٹھ سکے۔ میں جرمنی آ گیا لیکن دلوں کے اندر ایک دوسرے کی چاہت کی شمع اسی آب وتاب سے روشن رہی۔ جب بھی رابطہ ہوتا تو اس کا ایک ہی سوال ہوتا کہ مسلمان کب ہو رہے ہو یا مجھے قادیانی کب بنا رہے ہو؟ اس کی دعائیں خدا نے سنیں اور کئی سال پہلے ایک دو باتیں اللہ تعالیٰ میرے سامنے لایا کہ میں کچھ سوچنے پر مجبور ہوا اور جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پٹی ہٹائی اور میں نے کھلے دل سے مطالعہ شروع کیا تو میرا دن بدن یقین پختہ ہوتا گیا کہ مرزا صاحب کچھ بھی ہو سکتے ہیں پر نبی اور محدث نہیں اور جماعت احمدیہ کا مذہب کچھ بھی ہو سکتا ہے مگر محمد ﷺ والا اسلام نہیں۔ آیئے! میں آپ کو اس شخص کا نام بتاؤں جو سینتیس سال تک ہمت نہیں ہارا اور آج وہ بھی میری طرح ہی آپ کی محبتوں اور دعاؤں کا طلبگار ہے کہ وہ سائے کی طرح ساتھ لگا رہا اور ضمیر کی چبھن بن کر مجھے کچوکے لگاتا رہا اور دعاؤں میں یاد رکھتا رہا۔ اس کا نام جمشید بھٹی، الیکٹریکل انسٹرکٹر، پاک بحریہ کراچی ہے۔ میری آپ کے توسط سے تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ جب میرے اور میرے اہل خانہ کے لیے دعا کریں تو اُسے اور اس کے اہل خانہ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں یہاں مسئلہ ختم نبوت یا وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر کوئی بات نہیں کروں گا کہ جید علماء کرام ان چیزوں پر مجھ سے کہیں زیادہ بہتر اور مدلل طریق پر روشنی ڈال چکے ہیں لیکن ایک چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مسلمان عام قادیانی سے محبت سے پیش آئیں۔ اس کو گالی نہ دیں وہ غریب تو سدھایا ہوا ہے۔ اس کے لیے دعا کریں۔ حکمت کے ساتھ اس سے بات کریں اور وفات عیسیٰ علیہ السلام یا ختم نبوت کے مسئلہ پر بحث نہ کریں۔ ورنہ وہ آپ کو زیر زبر پیش میں الجھا کر مہینوں تک بحث کو کھینچے گا اور آپ کو سوائے وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس قسم کی بحث علماء کرام کے لیے رہنے دیں۔ آپ قادیانی دوستوں سے پوچھیے کہ وہ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ وہ آپ کو بتائیں کہ وہ مسیح موعود ، مہدی موعود مانتے ہیں، نبی مانتے ہیں محدث مانتے ہیں۔ تو اب ان سے کہیے کہ آئیں مرزا صاحب کی ذات اور شخصیت پر گفتگو کرتے ہیں اور ان سے پوچھیں اگر مرزا صاحب اپنی ہی تحریروں، اقوال، گفتگو و اپنے صحابہ کی تحریروں اور ان کی اپنی اولاد کی تحریروں سے ہی اس حیثیت کے اہل ثابت نہ ہوں تو پھر ان کا کیا ردّ عمل ہوگا۔ ان سے کہیں کہ مرزا صاحب کی اہلیت ثابت کر دیں تو پھر کسی بات کی ضرورت نہیں۔ اس موضوع کو عام آدمی بھی زیر بحث لا سکتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اس میدان میں کبھی نہیں ٹھہر سکیں گے۔ ان کی زندگی کے ایسے گوشے دبیز پردوں میں چھپائے گئے ہیں مگر علمائے حق نے عرق ریزی کے ساتھ ایسے ایسے گوشوں کو بھی کھنگالا ہے کہ بندہ ان کاوشوں پر عش عش کر اٹھتا ہے۔ جب

آپ حکمت کے ساتھ ان کے سامنے یہ چیزیں پیش کریں گے تو ان پر ضرور اثر ہوگا۔ان شاءاللہ میں پچھلے کئی سالوں کے مطالعے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جماعت احمدیہ یقیناً اسلام نہیں اور نہ ہی اسلامی فرقہ ہے بلکہ ایک نیا مذہب ہے جو آ کاس بیل کی طرح اسلام کے درخت پر چڑھا دیا گیا ہے۔اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ تھے اور احمدیت کا بانی مرزا غلام احمد تھا۔محمد مصطفیٰ ﷺ کو مان کر کوئی شخص مسلمان ہوسکتا ہے لیکن مرزا صاحب کو مان کو کوئی شخص صرف احمدی یا قادیانی تو ہوسکتا ہے مگر مسلمان نہیں۔کیونکہ یہ دونوں الگ الگ مذہب ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی حضرات کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ ہی پڑھتے ہیں لیکن اس میں وہ مرزا صاحب کو بھی شامل سمجھتے ہیں۔اگر کوئی انکار کرے تو اسے کہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی کتاب ”کلمتہ الفصل“ پڑھ لے لیکن جب آپ کلمہ پڑھتے ہیں تو خدا کی قسم اس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی اور وہ کلمہ خالص محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ ہوتا ہے۔رسول اکرم ﷺ اکابرین کی جماعت پیدا کر کے گئے ہیں۔جماعت احمدیہ میں صرف وہی رہ سکتا ہے جو منافق بن کر رہے خود مرزا محمود کی منطق کے مطابق ۹۹ فیصد سے زیادہ احمدی منافق ہیں۔جماعت احمدیہ مذہب کے نام پر پیسہ اکٹھا کرنے ولی جماعت ہے جو چندہ نہیں بلکہ جگا ٹیکس لیتی ہے ۔اب میں اپنے احمدی/ قادیانی دوستوں سے (جو یہاں موجود ہیں اور ان کی وساطت سے باقی دوستوں سے) ایک سوال کرتا ہوں کہ چلیں ہم کچھ دیر کے لیے آپ کی بات مان لیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نبی ہے، نبی کی دعائیں اللہ اس کی امت کے لیے قبول کرتا ہے یا نہیں اور نبی کی دعاؤں میں اس کی امت میں نیک، متقی، پرہیزگار اور امامت کے قابل لوگوں کے پیدا ہونے کی دعا شامل ہوتی ہے یا نہیں؟ اب یا تو مرزا صاحب کی دعاؤں کی قبولیت نہیں تھی یا پھر انہوں نے اپنی امت میں نیک لوگوں کے پیدا ہونے کی دعا ہی نہیں کی۔دونوں طرح سے ان کی نبوت مشکوک ٹھہرتی ہے کیونکہ جماعت کے دعوے کے مطابق جماعت کی تعداد بیس کروڑ ہے (حالانکہ تعداد محل نظر ہے مگر وقتی طور پر یہ بھی مان لیتے ہیں) کیا بیس کروڑ احمدیوں میں ایک بھی تقویٰ، پاکیزگی اور دیانت و قیادت کے معیار پر پورا نہیں اترتا تھا، جس کو آپ خلیفہ بنا سکتے۔کیا تقویٰ، پاکیزگی اور قیادت کے قابل صرف مرزا صاحب کا خاندان ہے۔جب آپ اس جماعت میں رہ کر پچھلے ایک سو سال سے زیادہ کے عرصہ میں بھی خاندان مرزا غلام احمد سے باہر ایک بھی متقی نہیں پیدا کر سکے تو پھر آپ کے لیے قابل غور لمحہ ہے۔صرف آپ مرزا کی زندگی کا مطالعہ کیجیے۔اُس کی کتابیں دیکھئے۔اس کے اقوال پڑھئے۔اس کے نام نہاد اصحاب کی تحریریں دیکھئے۔اس کے بیٹوں کی تحریریں دیکھئے لیکن وہ تحریریں نہیں جو یہ آپ کو دکھاتے ہیں بلکہ وہ جو انہوں نے شائع کیں اور اب ان کو چھپاتے پھرتے ہیں تو یقیناً میری طرح آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مرزا کچھ بھی ہوسکتا ہے مگر نبی یا محدث نہیں ہوسکتا۔اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی روشنی میں رکھے اور آپ کو بھی محمد ﷺ کی اصلی غلامی میں آنے کی توفیق دے۔آمین!